السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس سنار کے متعلق کہ جس کے ہاں سے اپنے گاہکوں کا سونا باوجود حفاظت و نگہداشت کے چوری گیا تھا اس کو گاہک یا وکیل گاہک جس کا کہ سونا سنار کے ہاں سے چوری گیا تھا، یوں سمجھا دے اور جھوٹ کہے کہ تو نے اگر میرے چوری شدہ سونے کی قیمت ادا کر دی، تو میں بہت سی اشیاء تجھ سے بنواؤں گا یعنی آرڈر دلواؤں گا بایں طور سنار مذکور سے اپنے چوری شدہ سونے کے دام وصول کرنا جائز ہے یا نہیں، بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں اجیر، (کارکن) دو قسم کے ہیں ایک اجیر خاص، دوم اجیر مشترک مثلاً کسی شخص نے ایک دھوبی خاص اپنے لئے نوکر رکھا ہے دوسری قسم یہ ہے کہ دھوبی بہت سے لوگوں کے کپڑے دھوتا ہے قسم اول سے کوئی نقصان اس کی لاپرواہی یا بددیانتی کے بغیر ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں ہوتا قسم دوم پر ہوتا ہے پس صورت مرقومہ میں سنار سے، (جو مشترک اجیر ہے) گم شدہ سونے کا عوض لینا جائز ہے ہاں اس کو آرڈر کا طمع دینا، دو وجہیں رکھتا ہے ایک تو یہ کہ اس کو نیت سے کہتا ہے کہ معاملہ صاف رہے گا تو کام بھی ملے گا ورگرنہ نہیں یہ بھی جائز ہے اور اگر محض دھوکہ دے کر اصل چیز وصول کرنا مقصود ہے تو ایسا کرنا ناجائز ہے بہر حال نیت پر موقوف ہے اس قسم کے معاملات کی بابت ایک ہی اصول ہے۔

اللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ   ٢٢٠   سورة البقرة   اور حدیث میں ہے: اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 446

محدث فتویٰ